سوال

ﷺ وسلم پر (113) ؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

زید کہتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر سحر کا اثر ہوگیا تھا۔ چنانچہ بخاری شریف مصری باب السحر جلد 4 ص 154۔ مسلم شریف جلد 2 ص 231 نیل الاوطار جلد 7 باب ماجاء فی حد الساحر جلد 7 ص 1487 میں مفصل احادیث مسطور ہیں۔

بکر کہتا ہے کہ اپنا مطلب سیدھا کرنے کے لیے یہ بھی گھڑلیا گیا ہے کہ سیدنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کسی یہودی نے سحر کیا تھا اور آپ نعوذباللہ محسور ہو گئے تھے۔ العیاذباللہ پیغمبر علیہ السلام پر سحر کا عمل ہوجائے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم محسور ہوجائیں یہ کس طرح ممکن ہے؟

1۔ زید اور بکر میں کون حق پر ہے؟ 2۔ کیا اس کو انکار حدیث کہہ سکتے ہیں جبکہ بکر کو حدیث بھی دکھائی گئی ہو۔ اور وہ تسلیم نہ کرے؟ 3۔ اس کے ساتھ اقتداء بالصلاۃ کا کیا حکم ہے؟ 4۔ اس کے اس رسالہ کے پڑھنے کے متعلق کیا حکم ہے۔ جس میں اس نے اسی موضوع پر بحث کی ہو۔ چنانچہ خط کشیدہ عبارت ا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمة الله وبركاته!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

جولوگ بخاری کی حدیث سے انکار کرتے ہیں ان کی بڑی دلیل یہ آیت ہے۔

ن 8

فار کہتے ہیں تم نہیں اتباع کرتے مگر ایک جادو کئے گئے کی۔''

آیت وحدیث میں کوئی تعارض نہیں۔ کفار کی مراد مسحور سے دیوانہ ہے۔ جس کی عقل ٹھکانے نہ ہو۔ اور حدیث بخاری میں حافظہ پر اثر مراد ہے چنانچہ حدیث میں تصریح ہے:

: حتی انہ لیخل الیہ انہ فعل الشیٔ وما فعلہ»

ں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خیال ہوتا کہ میں نے فلاں کام کرلیا ہے اور درحقیقت کیا نہ ہوتا۔''

غاظ سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک یہ جادو کا اثر حافظہ پر تھا عقل پر نہ تھا۔ کیونکہ کام کرنے نہ کرنے کے متعلق یاد نہ رہنا یہ حافظہ کا کام ہے اور حافظہ اور عقل دو قوتیں الگ الگ ہیں۔ دیکھیے! بچپن میں حافظہ قوی ہوتا ہے اور عقل کم اور معمر ہو کر عقل بڑھ جاتی ہے اور حافظہ میں فرق آجاتا ہے۔ پس حافظہ پر اثر ہو۔

سے یہ معلوم ہوئی کہ حافظہ پر اثر سے بھی مراد نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذاللہ قرآن مجید بھول گیا ہو یا اس طرح کا کوئی اور نقصان ہوگیا ہو بلکہ یہ صرف اس حد تک تھا کہ جزوی فعل میں کبھی بھول چوک ہوجاتی اور جزوی فعل میں بھوک چوک معمولی بات ہے۔ مثلاً نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کئی دفعہ رکعتیں ؛

«قد قال بعض الناس ان المراد بالحدیث انہ کان صلی اللہ علیہ وسلم یخیل انہ وطی زوجاتہ ولم یکن وطئہن وہذا کثیرا ما یقع یخیلہ فی الانسان فی المنام فلا یبعد ان یخیل الیہ فی الیقظۃ قلت وہذا قورد صریحاً فی روایۃ ابن عیینۃ فی الباب الذی یلی ہذا ولفظہ حتی کان یری انہ یأتی النساء ولا یأتیہن وفی روایۃ الحمیدی انہ یأتی اہلہ ولا یأتیہم۔

دیہ ہے کہ آپ کو اپنی بیویوں کے پاس جانے کا خیال آتا۔ مگر آئے نہ ہوتے اور ایسا خیال خواب میں بہت آتا ہے۔ پس بیداری میں بھی کوئی بعید نہیں۔ میں (صاحب فتح الباری) کہتا ہوں کہ جو کچھ بعض نے حدیث کی مراد بیان کی ہے یہ بعض روایتوں میں صریحاً آیا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیویور

اور فتح الباری کے اسی صفحہ میں ہے:

ریث ابن عباس رضی اللہ عنہ عند ابن سعد مرض النبی صلی اللہ علیہ وسلم واخذ عن النساء والطعام والشراب فہبط علیہ ملکان» (الحدیث)

ترجمہ:۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہو گئے اور عورتوں اور کھانے پینے سے روکے گئے۔ پس آپ پر فرشتے اترے (جنھوں نے جادو کرنے والے کا نام اور اشیاء میں جادو کیا اور جہاں ان کو دفن کیا سب بتلادیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان اشیاء کو نکلوایا خدا نے شفا

اور فتح الباری میں اس سے چند سطر پہلے ایک روایت کے یہ الفاظ ذکر کئے ہیں۔

بصرہ»

سے قریب تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بصارت میں فرق آجائے۔''

ں سے معلوم ہوا کہ جادو کا اثر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن پر ایسا ہی ہوا تھا جیسے ظاہری امراض سے بدن میں کمزوری آجاتی ہے۔ اور اعضاء ڈھیلے پڑجاتے ہیں اور اشیاء وغیرہ بند ہوجاتی ہیں۔

، اور وحی تبلیغ کا سلسلہ اس میں کوئی فرق نہیں آیا۔ اسی لیے فرشتے اترے اور انہوں نے سب کچھ بتادیا۔ یہاں تک کہ خدا نے شفاء دے دی۔ اگر وحی میں فرق پڑجاتا تو فرشتے کس طرح اترتے؟ پس واقعہ نبوت کے منافی نہیں۔ بلکہ یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی مزید تائید ہے۔

فتح الباری میں ہے۔

«وقع فی مرسل عبدالرحمن بن کعب عند ابن سعد فقالت اخت لبید بن الاعصم ان یکون نبیا فسیخبر والا فسیذہلہ ہذا السحر حتی یذہب عقلہ»۔ (فتح الباری جزء 24 ص 435)

م (یہودی جس نے جادو کیا تھا اس) کی بہن نے کہا، اگر یہ نبی ہوگا تو اس کو خدا کی طرف سے اطلاع مل جائے گی (کہ فلاں نے جادو کیا اور فلاں شئے میں کیا اور فلاں جگہ دفن کیا) اور اگر نبی نہ ہوا تو یہ جادو اس کی عقل کو نقصان پہنچائے گا۔ یہاں تک کہ اس کی عقل کو لے جائے گا۔''

، اللہ علیہ وسلم پر چونکہ وحی آئی اور فرشتے اترے اور سب حال کھول کر بتلادیا کہ فلاں شخص نے جادو کیا اور فلاں فلاں شئے میں کیا اور فلاں کنوئیں میں دفن کیا۔ چنانچہ بخاری وغیرہ میں اس کی تفصیل ہے۔ تو بعید بن اعصم کی بہن کے قول کے مطابق یہ واقعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل ہوا۔ اور یہ بالکل

، نہیں ہوگا۔ ورنہ بدنی تکلیف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ہوئی اور ہمیشہ رہی یہاں تک کہ آخر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی سے وفات پائی۔ مگر چونکہ یہ وفات آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خلاف معمول معجزانہ رنگ میں تھی۔ کیونکہ عادت کے مطابق تو آپ کو اسی وقت ہلاک ہو جانا چاہیے تھا جبکہ زہر دیا گیا نہ ا

خیال فرمائیں کہ جادو کرنے والے دشمن تو اس واقعہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی دلیل بناتے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے نام لیوا کلمہ گو مسلمان اس کو نبوت کے منافی سمجھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث پر ہاتھ صاف کر رہے ہیں۔ انا للہ۔ سچ ہے۔

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم : کہ با من ہر چہ کرد آں آشنا کرد

سے بالکل قطع تعلق چاہیے اور امامت وغیرہ سے ہٹا دینا چاہیے۔ مومن کی یہ شان نہیں کہ صحیح احادیث کا انکار کرے۔

ذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اہلحدیث]

[کتاب الایمان، مذاہب، ج1ص184]

[محدث فتویٰ]